نقد و تحقیق

جناب ملک غلام مصطفیٰ ظہیر
متعلم جامعہ علوم اثریہ جہلم

کتّا بننے کا شوق؟

۲۲ اگست کے روزنامہ ''خبریں'' میں محترم حسن نثار صاحب کے کالم بعنوان ''سرکار کی سلطانی'' کے پہلے جملہ نے مجھے متحیر کردیا۔۔ لکھتے ہیں:

''کتا بھی ان سے کہیں زیادہ قابلِ احترام ہوتا ہے' کیونکہ کتے میں وفا بھی ہوتی ہے اور حیا بھی!''

مزید لکھتے ہیں:

''کچھ بے حیا اور بے وفا مجھے ''زندگی'' کی قدر اور قیمت سمجھانے کی کوشش کررہے ہیں - کتوں سے بھی ان کم تر لوگوں کو کون سمجھائے کہ اس ملک میں زندگی موت سے کہیں بدتر چیز ہے۔۔ زندگی اور موت ایک ہی سکے کے دو رخ اور ایک ہی چہرے کے دو روپ ہوتے ہیں!''

میں نے کہا' اللہ خیر کرے' آج یہ کتوں کا تذکرہ کیوں چھڑ گیا ہے' حالانکہ:
جب سے کتے کی خلقت ہوئی ہے' اس وقت سے لے کر آج تک کسی نے کتے کو حیا دار اور قابلِ احترام نہیں کہا ہے' ظاہر ہے کہ کتے اور حیا کا آپس میں کیا تعلق؟ ---- پھر صرف اسی پر اکتفاء نہیں کی' بلکہ اپنے آپ کو دائرہ انسانیت سے خارج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''میں درِ مصطفٰے کا کتا ہوں!''

جناب حسن نثار صاحب! آپ بہترین کالم نگار اور صحافی ہیں ---- صحافی کا جذبہ صادقہ اس کی کالم نگاری اور ادبی کاوشوں سے ظاہر ہوتا ہے' وہ ہمیشہ غریب کا دکھ درد

محسوس کرتا ہے اور اپنے سینہ کو اس کا نشیمن بناتا ہے ---- ایک اچھا صحافی قوم کا امین' سرمایہ حیات اور اس کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے - کیونکہ قوم کی امنگوں کی صحیح ترجمانی اور اس کا تحفظ و بقاء اس کی زندگی کا نصب العین ہوتا ہے' اسی لئے معاشرہ میں اسے عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے --- لیکن اگر خود اپنے بارے آپ کا خیال یہ ہے تو آپ قوم کے بارے کیا سوچیں گے؟ نہ جانے آپ کو کتا بننے کا مشورہ کس نے دیا ہے؟ --- آپ کو کون یہ سمجھائے کہ دائرہ انسانیت سے نکل کر کتوں کی صف میں شامل ہونا کوئی قابلِ فخر چیز نہیں' بلکہ انسانیت کی تذلیل ہے' اور دیارِ حبیب ﷺ میں تو کتا داخل تک نہیں ہو سکتا!

کتا قابلِ احترام اور حیا دار نہیں ہوتا ---- وہ تو ایک بے زبان' غیر مکلّف' بے خبر' شیطان' ناپاک' نجس العین اور حیوان مفترس ہے' اسے حلال و حرام کی تمیز نہیں ہوتی!

اس کے برعکس انسان کو اللہ رب العزت نے اشرف المخلوقات بنایا ہے ---- یہ مکلف و جواب دہ بھی ہے اور باہوش و باخبر بھی! اسے حلال و حرام کی معرفت' لسان و نطق کی تمیز حاصل ہے --- یہ قابلِ احترام' لائقِ عزت و تکریم اور تمام مخلوقات سے افضل' بالاتر اور اعلیٰ و ارفع ہے! --- لہٰذا انسان اگر اپنے آپ کو کتا کہے تو یہ انسانیت کی تضحیک' اولادِ آدم کی اہانت و تذلیل' فطرت سے غداری' شرافت و حیا و عقل و دانش سے انکار اور شرفِ امتِ محمدی ﷺ کے خلاف مذموم سازش ہے ---- اس شرم ناک' نہایت ہی مکروہ اور نفرت انگیز باطل عقیدہ سے آیاتِ قرآنی اور احادیثِ صحیح کا انکار لازم آتا ہے۔

اپنے تئیں کتا کہنے والے کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ عیب کو عیب سمجھنا تو درکنار' وہ اس عیب پر فخر محسوس کرتا ہے --- حالانکہ اس حرکتِ قبیحہ کا ارتکاب وہ شخص بھی نہیں کر سکتا ہے جس کی عقل و دانش اور فہم و فراست کے دروازے مقفل ہو چکے ہوں۔ بلکہ آج تک دنیا کے کسی کافر' بے دین' ملحد' ملعون' خسرالدّنیا والاٰخرۃ' بدبخت'

مفتری اور کذاب نے بھی اپنے آپ کو کتا نہیں کہا ہے --- حتّٰی کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی، جن کے بارے یہ مشہور ہے کہ کتوں کا پالنا، اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا، ان کی خدمت کرنا، ان کو بطور امیدوار کے الیکشن میں شامل کرنا، ان کے ساتھ شادی کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے، آج تک اپنے آپ کو کتا نہیں کہا ہے ---- حقیقت یہ ہے کہ انسان کو کتے کے ساتھ تشبیہہ دینا بھی پرلے درجے کی جہالت ہے!

ہمارے پیارے نبی ، رحمتِ دو عالم ، سرورِ کونین، سید المرسلین ، سیّد الاوّلین والاٰخرین ، سید ولدِ آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں کتوں کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا، جو بعد میں منسوخ ہوگیا، تاہم آپ ﷺ انہیں سخت ناپسند فرماتے تھے! --- آپ ﷺ نے کالے رنگ کے کتے کو شیطان کہا ہے، اور بعض علماء نے لکھا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کتے کی شکل اختیار کر لیتا ہے --- کتا نجس العین ہے، اس کا جھوٹا پلید ہے، اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کتا کسی کے برتن میں منہ ڈالے تو وہ برتن کو چھ بار پانی اور ایک بار مٹی سے دھوئے، تب اس کا برتن پاک ہوگا ---- یہ سات بار دھونا واجب ہے، اور جو چیز اس برتن کے اندر ہو، اسے انڈیل دے! آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو، اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ خود آپ ﷺ کے گھر میں ایک دن ایک پلاّ (کتیا کا بچہ) داخل ہوگیا۔ جبرئیلِ امین علیہ السلام نے آنے کا وعدہ فرمایا تھا، لیکن نہ آئے۔ جب پلاّ باہر نکالا گیا تو آپ علیہ السلام تشریف لائے۔ تاخیر کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے!

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص نے شوقیہ طور پر کتا پال رکھا ہو، پھر ہر روز اس کے اجر سے ایک قیراط کم کردیا جاتا ہے ---- نیز آپ ﷺ نے کتے کی قیمت ، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی کھانے سے منع فرمایا ہے ---- کتے کی خرید و فروخت حرام ہے!

اور حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ جب کتا اور گدھا آواز نکالے تو یوں کہا جائے :

"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم"

کہ "میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے!"

کیونکہ گدھا اور کتا شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں۔

مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ ترمذی شریف کی شرح ج ا صفحہ ۸۴ میں امام سیوطی کی تفسیر درِ منثور کے حوالہ سے یہ بات نقل فرماتے ہیں کہ کتا اور گدھا اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان نہیں کرتے!

ہم عرض کر چکے ہیں کہ کوئی بھی ذی ہوش انسان اپنے آپ کو کتا نہیں کہہ سکتا ۔۔۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ مسلمانوں میں سے بڑے بڑے "مفکرینِ اسلام" اور "حجتہ اللہ علی الارض" نیز نبی کے معجزات میں سے اپنے آپ کو معجزہ کہنے والوں اور "اولیاء اللہ کا سردار" ہونے کا دعویٰ رکھنے والوں نے اپنے آپ کو "کتا" کہہ دیا ہے' اور کتا بھی وہ کہ جس کے گلے میں پٹہ پڑا ہو۔۔۔ اس بات سے کون واقف نہیں کہ "اعلیٰ حضرت" اپنی کتاب "حدائق بخشش" کے صفحہ ۴۳ پر اپنے بارے یوں نغمہ سرا ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

نیز فرماتے ہیں

تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا دوڑا تیرا

(حدائق بخشش ص ۵)

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت کے پیر صاحب نے رکھوالی کے لئے اچھی نسل کے دو کتے منگوائے تو جناب اعلیٰ حضرت اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ:

"میں آپ کی خدمت میں دو اچھی اور اعلیٰ قسم کے کتے لے کر حاضر ہوا ہوں' انہیں قبول فرمالیجئے!" (انوار رضا ص ۲۳۸)

اسی طرح ایک مرید ان کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنا دامن پھیلا کر یوں پکارتا ہے ؎

میرے آقا میرے داتا مجھے ٹکڑا مل جائے
دیر سے آس لگائے ہے یہ کتا تیرا
اپنی رحمت سے اسے کر لے قبول اے پیارے
نذر میں لایا ہے یہ چادر یہ کمینا تیرا
اس عبید رضوی پر بھی کرم کی ہو نظر
بد سہی ' چور سہی ' ہے تو وہ کتا تیرا

(مدائح اعلیٰ حضرت ' ایوب رضوی ص ۴ ـ ۵)

اس لئے محترم حسن نثار صاحب! آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں ـــــ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ شوق اگر کتابوں سے نکل کر اخبارات تک آگیا ہے اور یوں یہ اگر وسیع پیانہ پر چل نکلی تو ڈر ہے کہ ہمارے ملک کا نام پاکستان کی بجائے "کتستان" نہ پڑ جائے ــــ افسوس مسلمان اس حد تک بھی گر جائے گا' اس کا تصور تک نہ کیا جا سکتا تھا ـــــ لیکن سچ فرمایا اللہ رب العزت نے :

"ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ـ"

"پھر ہم نے اسے پست سے پست تر کر دیا!"

محترم حسن نثار صاحب! کیا حبیبِ خدا ' شافعِ روزِ محشر' محسنِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کا پیروکار' مطیع اور متبع اپنے آپ کو ان کا یا کسی اور کا کتا کہے ؟ ـــ کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت صحابہ کرام ' بالخصوص سیدنا ابوبکر صدیق ' سیدنا عمر فاروق' سیدنا عثمان ذوالنورین' سیدنا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیز تابعین ' تبع تابعین' ائمہ دین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھ کر ہے ؟

قرآنِ کریم نے تو انسان کو اشرف المخلوقات بتلایا ہے ـــ سورہ بنی اسرائیل

میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۔" (آیت: ۷۰)

"ہم نے نبی آدم کو عزت بخشی، انہیں خشکی و تری میں سواری مہیا کی، پاکیزہ روزی عطا فرمائی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی!"

سورۃ التین میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۔" (۱-۴)

"انجیر کی قسم اور زیتون کی --- اور طورِ سینین کی اور اس امن والے شہر کی --- کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا فرمایا ہے!"

محترم! آپ نے اس اعلیٰ و ارفع قرآنی معیار کو ترک کر کے خود ساختہ، جاہلانہ افکار و عقائد پر مبنی گھٹیا معیار کیوں اپنایا ہے، جو کہ ضعیف الاعتقاد، توہم پرست لوگوں کا شیوہ ہے؟ ---- ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ اس پستی کا مظاہرہ نہیں کریں گے جس کا شرفِ انسانیت اور شریعتِ اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں ---- "درِ مصطفےٰ کا کتا" نہیں، بلکہ اپنے خالق کا عاجز بندہ بن کر رہیں گے ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کرد گار

دعا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی و رسول حضرت محمد ﷺ کا سچا تابعدار، اطاعت گذار، اور پیروکار بنائے، ہمیں آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضاو خوشنودی اور بلندی درجات کا طالب بنائے ---- آمین!